۶۰ سال پہلے

پنجاب کے ضلع گورداس پور میں پٹھان کوٹ ایک مشہور قصبہ ہے۔ اس سے چند ہی میل کے فاصلے پر کوہستان ہمالیہ کا سلسلہ شروع ہوتا ہے' اور اس کے قریب ہی وہ مقام واقع ہے' جہاں سے دریائے راوی پہاڑوں کی آغوش سے نکل کر پنجاب کے میدانی علاقے میں آتا ہے۔ مناظر کے لحاظ سے یہ علاقہ بہت فرحت بخش ہے۔ آب و ہوا اچھی ہے۔ زمین زرخیز ہے۔ پانی کی افراط ہے۔ قدرت نے میلوں تک جنگلوں کو باغ بنا رکھا ہے۔

اسی علاقے میں پٹھان کوٹ سے چار میل کے فاصلے پر ایک چھوٹا سا گاؤں جمال پور واقع ہے۔ جہاں چند بندگان خدا نے "دارالاسلام" کی بنا رکھنے کا ارادہ کیا ہے۔ اس غرض کے لیے ساٹھ ستر ایکڑ زمین حاصل کرلی گئی ہے جو راہ خدا میں وقف ہے۔ ایک مسجد' ایک کتب خانے کی عمارت' ایک دارالاقامہ (جو بیس پچیس آدمیوں کے لیے کافی ہو سکتا ہے) اور دو مکان تعمیر کر لیے گئے ہیں۔ سردست کام کرنے کی ابتدا کرنے کے لیے اتنی عمارتیں کافی ہیں۔ زمین وقف میں اتنی گنجایش ہے کہ آیندہ جیسی ضروریات پیش آئیں' ان کے مطابق جدید عمارتیں بنا لی جائیں۔ نیز اطراف و اکناف میں پھیلنے کے لیے بھی بہت کافی جگہ موجود ہے اور وقف کی زمین اتنی زرخیز و شاداب ہے کہ اگر اسے صحیح طریقے پر استعمال کیا جائے تو پانچ چھ ہزار روپیہ سالانہ آمدنی دے سکتی ہے۔ یہ ان ابتدائی کاموں کے لیے کافی ہے جو پیش نظر ہیں۔ شہری آبادیوں سے یہ جگہ بھی دور ہے اور یہاں وہ آسانیاں بھی بہم پہنچ سکتی ہیں جو شہری زندگی کے لیے درکار ہیں۔ ریلوے اسٹیشن سرنا (جو امرتسر پٹھان کوٹ لائن پر واقع ہے) یہاں سے صرف دس منٹ کی مسافت پر ہے۔ قریب ہی سے برق آبی (ہائیڈرو الیکٹرک سسٹم) کا سلسلہ گزرا ہے جس سے ضرورت کے وقت نہایت سستی بجلی حاصل کی جا سکتی ہے۔ دوسری طرف ایک بہت بڑی نہر (جس میں پورا دریائے راوی منتقل کر دیا گیا ہے) زمین وقف سے متصل ہو کر ہی گزری ہے۔ اور یہ پانی حاصل کرنے کا ایسا ذریعہ ہے جو تمام ضروریات کے لیے کافی ہو سکتا ہے۔ غرض یہاں ترقی کے امکانات غیر محدود ہیں' اور اس کے ساتھ یہ مقام شہری آبادیوں سے اتنی دور ہے کہ ہم کو ایک آزاد ماحول میسر آ سکتا ہے جس میں ہم اپنی دنیا الگ بنا سکتے ہیں۔

(ابوالاعلیٰ مودودی' دارالاسلام' ترجمان القرآن' جلد ۱۱' عدد ۴' شوال ۱۳۵۶ھ' دسمبر ۱۹۳۷ء)